

تعلیم یا نفرت کی آبیاری؟

سرکاری اور نجی سکولوں میں زیر استعمال نصابِ تعلیم میں نفرت انگیز مواد کا جائزہ

تحقیق: یوسف نجمن - عطا الرحمن سمن

تدوین و نگرانی: پیٹر جیکب



قومی کمیشن برائے امن و انصاف

ہماری گردشِ حالات کیسے تھمنی ہے
یہ بات لوحِ مکافات پڑھ کہ دیکھتے ہیں
اُگی ہے مکتبوں میں کیوں جہالتوں کی فصل
وجہ نصاب کے اوراق پڑھ کہ دیکھتے ہیں
پیڑچیکب

مخصوص سرکولیشن کے لئے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتابچہ کے مندرجات پبلشر کا حوالہ دے کر شائع کئے جاسکتے ہیں۔

پبلشر:	قومی کمیشن برائے امن و انصاف
اشاعت:	اگست 2012
سرورق:	وٹوزریز ڈیزائن
اہتمام اشاعت:	سانجھ پبلیکیشنز
تعداد:	2000
چندہ:	25 روپے
پتہ:	قومی کمیشن برائے امن و انصاف
	E-64/A، گلی نمبر 8، آفیسرز کالونی، والٹن روڈ، لاہور، پاکستان
ٹیلی فون:	92-42-36668692
فیکس:	92-42-36655549
ای میل:	ncjppakistan@gmail.com
ویب سائٹ:	www.ncjppk.org
آئی ایس بی این:	978-969-9042-13-3

صفحہ نمبر	موضوعات
03	حرفِ آغاز
04	تعلیم کیا ہے؟
04	قومی ترجیحات اور نصابِ تعلیم
05	نصابِ تعلیم غیر جانبدار ماہرینِ تعلیم کی نظر میں
06	موجودہ تعلیمی نصاب کے اثرات
08	اسلامیات لازمی اور اخلاقیات کے مضمرات
08	اضافی نمبروں کی بحث
10	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی شائع کردہ درسی کتب میں نفرت انگیز مواد
17	صوبہ پنجاب میں 2009-11 اور 2012-13 کے لئے سرکاری اور نجی اسکولوں میں زیر استعمال درسی کتب کا موازنہ
18	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو کی شائع کردہ درسی کتب میں نفرت انگیز مواد
24	صوبہ سندھ میں 2009-11 اور 2012-13 کے لئے سرکاری اور نجی اسکولوں میں زیر استعمال درسی کتب کا موازنہ
25	سفارشات
26	حوالہ جات

حرفِ آغاز

مُلک میں تعلیم عامہ کی بحث آجکل مقبول ہے اس کا اندازہ تو اس بات سے ہوتا ہے کہ آئین میں تعلیم کو لازمی و سستی بنانے کے لیے اٹھارویں ترمیم میں آسانی سے جگہ مل گئی (آرٹیکل 25-A)۔ پھر 2012ء میں ایک تعلیم ایکٹ پاس ہوا جس میں آرٹیکل 25-A کے نفاذ کا طریقہ وضع کیا گیا لیکن دو امور کی طرف وفاقی و صوبائی حکومتوں کی توجہ نہیں گئی۔ ایک نصاب اور تعلیم کو معیاری بنانا ہے اور دوسرا تعلیم کے لیے وسائل مہیا کرنا۔

مگر تعلیم کی جس قدر پاکستان میں ضرورت اور بعض حلقوں میں اس کا احساس ہے اتنا ہی یہ مسئلہ پیچیدہ اور سنگین ہو گیا ہے۔ 2011ء میں سول سوسائٹی کے دردمندوں نے تعلیمی ایمر جنسی کے نام سے ایک مہم شروع کر کے صورتحال کی سنگینی پر توجہ دلانے کی کوشش کی۔ 2012ء میں ادارہ تعلیم و آگہی کے احباب نے دس لاکھ دستخط اکٹھے کر کے حکومتوں پر زور دیا کہ وہ تعلیم کے لیے ضروری فنڈ مہیا کریں بلکہ ان میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے تاکہ شرح خواندگی جو شرمناک حد تک کم ہے اس میں بھی اضافہ ممکن ہو۔ ذریعہ تعلیم کوئی زبان ہو، مادری زبان، اردو یا انگلش؟ ابھی یہ فیصلہ باقی ہے جبکہ کچھ خردمند یکساں اور اکہرے نظام تعلیم کو ضروری خیال کر کے اس پر زور دیتے ہیں۔ حکومتوں کا تعلیم کے شعبہ میں سنجیدگی اور سرمایہ کاری میں تاؤ مل ایک طرف۔ لیکن دوسری طرف تعلیمی اداروں اور نظام کو چلانے والی بڑی فورس جزوی طور پر ناکارہ پڑی ہے۔ اس پر منسٹر ادھو گھوسٹ سکولوں اور سرکاری سکولوں کے تنخواہ مارا سا تذہ اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کرپشن، سب نے مل ملا کے معیارِ تعلیم کا حشر کر رکھا ہے۔

نئے سکولوں کی تعمیر ایک طرف، دوسری جانب ایمانداروں کی ایک کھیپ ہے جو سینکڑوں سکولوں کو زمین بوس کر چکی ہے اور ان کے جوش و جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اگر سکول گرانے اور سکول دشمنی کے اس رویہ کی تاریخ دیکھی جائے تو لگتا ہے قومی دانش میں وہ عنصر موجود ہے جو تعلیم کو مغربی یا غیر ملکی مداخلت سمجھتا ہے۔ گویا اس حد تک ہم سرسید کے زمانے میں کھڑے ہیں۔

زیر نظر مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ نصاب و کتاب میں مذہبی تعصبات اور منافرانہ کلام کی موجودگی میں معیارِ تعلیم کا بلند ہونا تو دور کی بات ہے علم کی تحصیل و تدریس ممکن نہیں ہے۔ اور اگر اسے ہی تعلیم کہیں تو پھر تو فونہالوں کی ایسی فصلیں تیار ہو جائیں گی جو دنیا کے ساتھ نہیں چل سکتیں اُس میں نفرت کا بیج اتنا گہرا ہوگا کہ وہ نہ خود پُرسکون ہوگی اور نہ ماحول کو پُر امن رہنے دیں گی۔

ماضی میں چند تحقیقات اس ضمن میں آئیں تو ان پر تین طرح کا مدافعتی ردِ عمل آیا۔ پہلا ردِ عمل انکار تھا۔ ایک حلقہ ایسا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ کسی غیر مذہب کو کمتر خیال کرنا، بتانا یا پڑھانا کسی طرح معیوب نہیں۔ دوسرا ردِ عمل یہ تھا کہ چونکہ ہر ملک میں نصاب میں ”قومی مفاد“ کے تحت کسی حد تک تاریخی حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے یا حقائق سے صرف نظر کیا جاتا ہے لہذا اس ”قومی ضرورت“ کو پورا کرنے میں پاکستان کے نصاب و کتاب سے بھی کام لینا جائز ہے۔ تیسرا ردِ عمل ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ ابھی یہ تعصبات کم ہیں ان میں اضافے کی ضرورت ہے۔ یہ حلقہ ایسے تعصبات کا چونکہ خود قائل ہے اور تاریخی واقعات کی ایک طرف تشریح کا اس قدر عادی ہو چکا ہے کہ وہ پروپیگنڈہ کو ہی ازلی ابدی حقائق سمجھتا ہے۔ مثلاً یہ بات کسے معلوم نہیں کہ نانو برصغیر کے تمام مسلمان قیام پاکستان کے حق میں تھے اور نا ہی تمام ہندو اسکے مخالف، لیکن ہماری درسی کتابوں میں اس دروغ گوئی کو معیوب خیال نہیں کیا گیا۔

قومی کمیشن برائے امن و انصاف چھ سالوں سے شعبہ تعلیم کے حوالہ سے مذہبی تعصبات کا جائزہ لے رہا ہے۔ یہ مطالعہ فی الحال صوبہ پنجاب اور سندھ کی درسی کتابوں میں موجود منافرانہ کلام کے شواہد پر مشتمل ہے جو پاکستان کے 74 فیصد سے زائد سکولوں اور آبادی میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ مگر بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کی درسی کتابوں کا حال اس سے مختلف نہیں ہے۔

اس مطالعہ کی تیاری میں جناب عطا الرحمن سمن اور جناب یوسف بخمن کے علاوہ محترمہ سونیا اسلم، محترمہ عائکہ گل اور جناب عابد گل نے حصہ لیا۔ کمپوزنگ کرسٹوفر اعجاز، ڈیزائن میں جناب احمر رحمان نے تعاون فرمایا۔ اسکے علاوہ جن اساتذہ نے اس مسودہ کی تیاری میں مدد کی ان میں محترمہ سلوانہ مانیکل، محترمہ شائستہ رشید اور جناب یئر اقبال گل شامل ہیں۔ قومی کمیشن برائے امن و انصاف ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ اُمید ہے کہ یہ کاوش پاکستان کے عوام کے لیے کوئی خوشی کی خبر لائے۔

تعلیم کیا ہے؟

اگر فرض کر لیا جائے کہ تعلیم چند مہارتوں اور معلومات کی ترسیل کی نہیں بلکہ وسیع معنوں میں مثبت رویوں کی تشکیل کا نام ہے تو سمجھنے میں دیر نہیں لگتی کہ دور جدید کے معاشرے نصاب تعلیم کے ذریعے اپنی نسلوں کی تربیت پر دل کھول کر روپیہ اور توجہ کیوں صرف کرتے ہیں۔ اس عمل کی ہلکی پھلکی نگرانی ریاستی اداروں کے ذمہ ہوتی ہے علاوہ ازیں تحقیق و مطالعہ کو ہر ممکن تعصب و قدغن سے بچایا جاتا ہے۔ چنانچہ نصاب تعلیم کا بنیادی مقصد نئی نسل میں وطن سے محبت، قانون کا احترام اور رہائش پذیر برادریوں کے مابین باہمی احترام کے رویوں کا فروغ ہوتا ہے۔

معروف فلاسفر، ماہر تعلیم اور ماہر نفسیات جان ڈیوی (1859ء تا 1952ء) نے کہا تھا کہ بری تعلیم دینے سے ناخواندگی بہتر ہے۔ 1947ء میں پاکستان کی شرح خواندگی %20 تھی جو آج سرکاری دعووں کے مطابق %60 ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ شرح خواندگی بڑھنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تنگ نظری، انتہا پسندی اور عدم برداشت کے رویوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ بڑھتے ہوئے ان منفی رجحانات اور ناخواندگی میں اضافہ کے درمیان گہرے تعلق کو سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی بصیرت کی حاجت نہیں رہتی۔ آئیے تعلیمی پالیسیوں، قومی ترجیحات، غیر جانبدار ماہرین تعلیم کی آراء اور عوام پر اثرات کے حوالے سے اپنے تعلیمی نصاب کا جائزہ لیں۔

قومی ترجیحات اور نصاب تعلیم

ڈاکٹر فیض بنگالی لکھتے ہیں ”قیام پاکستان کے ابتدائی 50 سالوں میں 7 قومی تعلیمی پالیسیاں، 8 پانچ سالہ منصوبہ جات، متعدد سکیموں اور پروگراموں کے ذریعے زیر تعلیم طلباء اور قومی ناخواندگی کی شرح میں اضافہ کی سعی کا حال یہ ہے کہ 1951ء میں شرح ناخواندگی 16.4 فیصد تھی جو ایک عشرے کے بعد 16.3 فیصد ہو گئی۔ 1972ء کی پالیسی میں کچھ جدید تقاضوں کو سامنے رکھا گیا۔ تاہم ضیاء الحق کے اقتدار پر قبضہ کے بعد اس پر عمل درآمد کے امکانات ختم ہو گئے، علاوہ ازیں ترجیحات کے ضمن میں کلیدی تبدیلیاں کر دی گئیں۔

1979ء کی تعلیمی پالیسی آئی تو 80 کی دہائی میں تعلیمی پروگراموں اور سکیموں کا گویا ایک سلسلہ چل نکلا۔ ایک پروگرام یا سکیم ختم ہونے سے قبل دوسرا پروگرام یا سکیم متعارف کروادی گئی۔ مثال کے طور پر 1984ء میں دو سال کے لئے نیشنل لٹریسی پلان متعارف کروایا گیا تاہم اس کو درمیان میں ہی بند کر کے چار سالہ لٹریسی پروگرام شروع کر دیا گیا جس کی جگہ بعد ازاں نئی روشنی پروگرام نے لے لی۔

بلند و بانگ خیالی تصورات اور گذشتہ پالیسی کی ناکامی کا اعتراف ہر پالیسی کا حصہ ہے۔ 1959ء کی تعلیمی پالیسی میں 1975ء تک 100 فیصد ناخواندگی کی شرح کا حذف مقرر کیا گیا لیکن 1972ء میں ناخواندگی کی شرح 21.7 فیصد اور 1981ء میں 26.17 فیصد تھی۔ 1979ء کی تعلیمی پالیسی میں 1983ء تک 35 فیصد ناخواندگی کی شرح کا حذف مقرر کیا گیا تاہم 1984ء میں شرح ناخواندگی 26.2 فیصد تھی۔ نیشنل لٹریسی پلان اور نیشنل لٹریسی پروگرام میں 1986ء اور بعد ازاں 1990ء تک بالترتیب 33 اور 53 فیصد ٹارگٹ رکھا گیا تاہم 1992ء میں شرح ناخواندگی 34 فیصد تھی۔ قبل ازیں 1979ء کی تعلیمی پالیسی میں 2010ء تک 100 فیصد ناخواندگی کا حذف مقرر کیا گیا جو 1998ء کی تعلیمی پالیسی میں کم کر کے 70 فیصد مقرر کر دیا گیا۔

ناخواندگی کی شرح کے علاوہ دیگر معاملات میں بھی ترجیحات کی تبدیلی کا چلن برقرار رہا۔ مثلاً ساتویں پانچ سالہ منصوبہ (1988ء تا 1993ء) میں ناخواندگی میں اضافہ کے لئے غیر رسمی تعلیم کو اصولی طور پر رد کر دیا گیا جبکہ 1992ء کی تعلیمی پالیسی میں غیر رسمی تعلیم (بالغ افراد کے لئے) کا اعادہ کیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم نے پاکستان ایجوکیشن کانفرنس بلائی تو 27 دسمبر 1947ء کو کراچی میں اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ”آپ تعلیم اور اچھی تعلیم کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بیرونی تسلط کے باعث گذشتہ ایک صدی تک ہمارے لوگوں کی تعلیم پر توجہ نہیں دی گئی۔ حقیقی اور جلد ترقی کرنے کے لئے اس مسئلہ کا دیانت داری سے حل تلاش کرتے ہوئے تعلیمی پالیسی اور پروگرام کو عوام کے شعور سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ تعلیم ایسی ہو جو ہماری تاریخ، کچھ اور جدید تقاضوں اور دنیا میں ہونے والی ترقی سے میل کھاتی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست کا مستقبل عوام کو دی جانے والی تعلیم پر منحصر ہے (اور ہونا بھی چاہیے) اور اس طریق پر منحصر ہے کہ ہم کس طرح اپنے بچوں کو پاکستان کے اچھے شہری بناتے ہیں۔“ انہوں نے مزید واضح کیا کہ ”تعلیم کا مطلب صرف حصول علم ہی نہیں۔ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی کردار

سازی کرنا ہے۔ ہمارے معاشی جسد میں جان ڈالنے کے لئے سائنس اور ٹیکنیکل تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں سائنس، معاشیات، شماریات اور انڈسٹری کی تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ یاد رہے ہمیں دنیا کے ساتھ چلنا ہے جو اس سمت میں بہت تیزی سے بھاگ رہی ہے۔ میں تاکید کروں گا کہ ٹیکنیکل اور وکیشنل تعلیم پر توجہ دی جائے۔“

1959ء میں جسٹس محمد شریف کی سربراہی میں بننے والے کمیشن نے مذہبی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنانے پر معقول اعتراضات کئے لیکن کمزور جمہوری ریاستی نظام ایک مخصوص ضرورت اور دباؤ میں آکر نصاب میں مذہبی عنوانات کے نواہر کو شامل کرتا گیا اور دوسری طرف معاشرہ اخلاقیات کے لازمی عنصر کے ضمن میں کمزور ہوتا چلا گیا۔

1972ء سے قبل اور بعد کی تعلیمی پالیسی میں بہت زیادہ فرق تھا۔ پاکستان کی حقیقی منزل جمہوری اور فلاحی ریاست کی تھی تاہم فلاحی ریاست کی بجائے عسکری ریاست بنانے کے خواہش مندوں نے نصاب میں نفرت اور تعصب کے مواد کو پروپیگنڈہ ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ 1947ء میں قائد اعظم کی بیان کردہ تعلیمی ترجیحات کو پس پشت ڈالنا اور ریاست کی مذہبی غیر جانبدار حیثیت کے اصول جس کا اعلان قائد اعظم نے 11 اگست 1947ء کو کیا اس سے انحراف کی پاکستانی عوام کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ نصاب اور پالیسی میں تبدیلی کے بغیر مثبت نتائج کی توقع عبث ہوگی۔

اپریل 1979ء تک ہماری تعلیمی پالیسی کی ترجیحات میں واضح فرق آچکا تھا چنانچہ جزل ضیا الحق کی جاری کردہ تعلیمی پالیسی کا موضوعاتی نعرہ تھا ”اچھا مسلمان، اچھا پاکستانی“ (Good Muslim, Good Pakistani) دسمبر 1992ء میں نواز شریف کی حکومت نے 10 سالہ تعلیمی پالیسی 1992-2002ء کا اعلان کیا۔ پالیسی میں تعلیم کا بنیادی عنصر ”اسلام کی تعلیمات“ تھا۔

مارچ 1998ء کو نواز شریف کی حکومت نے 12 سالہ قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010ء کا اعلان کیا۔ اس تعلیمی پالیسی کے مقاصد یوں بیان کئے گئے۔

”تعلیم و تربیت کا مقصد شہریوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن و سنت میں بیان کی گئی اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کریں نیز انہیں بہتر مسلمان بنانے کے لئے اُن کی تربیت کی جائے۔ قومی تعلیم کا ایک ایسا سسٹم متعارف کروایا جائے جس کے ذریعے نصابی جزیات کے اعتبار سے دینی مدارس اور جدید سکول ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ اول تا ہشتم جماعتوں میں قرآن و ناظرہ لازمی حصہ ہوگا جبکہ سیکنڈری سطح پر قرآن پاک کی منتخب آیات کا ترجمہ دیا جائے گا۔“²

مندرجہ بالا پالیسی مدارس کے نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ تو نہ کر سکی لیکن سرکاری سکولوں کا نصاب آج ایسا بن چکا ہے کہ بعض جگہ سکولوں کے نصاب تعلیم اور دینی تعلیم میں فرق باقی نہیں رہا۔

2006ء میں ”پاکستان میں تعلیم“ کے عنوان سے ایک وائٹ پیپر شائع کیا گیا جس پر رائے طلب کی گئی۔ 2007ء میں نظر ثانی شدہ وائٹ پیپر شائع کیا گیا جس میں جو تبدیلی کی گئی اُس کے تحت اسلامی تعلیم کے باب کا نام بدل کر مذہبی تعلیم رکھ دیا گیا۔ 10 ویں باب میں دو نئے پیرا گراف شامل کئے گئے جن میں ریاست میں اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی موجودگی کا اعتراف کیا گیا۔ پالیسی سفارش نمبر 4 اور 7 میں مندرجہ ذیل دو فقرات کا اضافہ کیا گیا ”غیر مسلم طلباء کے لئے اسلامیات کے متبادل اخلاقیات کی تعلیم پر مبنی مضمون متعارف کروایا جائے۔“ ”دینی تعلیم کے نصاب کے ذریعے طلباء میں دیگر مذاہب کا احترام اجاگر کیا جائے۔“ (پالیسی سفارش 7)۔

2009ء میں منتخب جمہوری حکومت نے جو تعلیمی پالیسی متعارف کروائی وہ وہی ڈرافٹ تھا جسے بیورو کریسی اور وزارت تعلیم نے گذشتہ سات سال ”مشاورت“ کے منافع بخش کاروبار سے اخذ کیا اور جو ملک کے خود ساختہ اور بزم خود ”نظریاتی محافظوں“ کی ہدایات پر بنا تھا۔ اس میں مذہبی اسباق میں اضافے کے ساتھ دینیات کے مضمون کو سیکنڈری لیول تک بڑھایا اور (ناظرہ) قرآن کے مضمون کا اضافہ کیا گیا۔

نصابِ تعلیم غیر جانبدار ماہرینِ تعلیم کی نظر میں

گذشتہ تین دہائیوں میں انسانی حقوق کی تنظیموں اور غیر جانبدار ماہرینِ تعلیم کی جانب سے نصاب میں مننی رجحانات پر توجہ دینے کی بارہا کوشش کی گئی۔ ذیل میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

• 1990ء میں مشہور تاریخ دان کے۔ کے عزیز کی کتاب ”The Murder of History“ شائع ہوئی جس میں انہوں نے پاکستانی اسکولوں اور کالجوں میں

پڑھائی جانے والی 65 درسی کتب کا جائزہ لیا۔ ان کے مطابق ان کتب میں تھاق کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا جس کے باعث ہمارے بچوں میں تعصب، امتیاز اور غیر ملکی افراد کے لئے نفرت کے جذبات پروان چڑھے ہیں۔³

• سینٹر فار ریسرچ اینڈ سیکورٹی سٹڈیز (Center for Research & Security Studies) کی ایک تحقیقی کاوش ”Curricula of Hate“ کے صفحہ نمبر 4 پر تحقیق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے یہ رقم ہے۔

”پرائمری اور سیکنڈری سکول کے نصابِ تعلیم میں نفرت، تشدد اور انتہا پسندانہ مواد ڈھونڈنا گیا ہے۔ یوں پرائمری اور سیکنڈری سکول کا ماحول تعصب کے فروغ اور انتہا پسندی کو پروان چڑھانے کے لئے سازگار بن چکا ہے“⁴

• 2003ء میں ”A subtle subversion“ کے عنوان سے ڈاکٹر اے ایچ نیئر اور احمد سلیم کی تحقیق سامنے آئی جس میں انہوں نے نصابِ تعلیم میں مذہبی تعصبات پر مبنی مواد کی نشاندہی کی جن کا منطقی نتیجہ مذہبی عدم رواداری کے فروغ کی صورت نکلتا تھا۔

• 28 جولائی 2010ء کو خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین پروفیسر فضل رحیم مروت نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم صوبے کی درسی کتب سے نفرت انگیز مواد کو خارج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک آہستہ (بتدریج) عمل ہے جس کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نصابِ تعلیم، فرقہ وارانہ تقاریر اور نفرت انگیز مواد پر مبنی ویب سائٹ تک با آسانی رسائی کے باعث خیبر پختونخواہ میں بنیاد پرستی پھیلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی آمر جنرل ضیا الحق نے معاشرے کو مذہبی اور نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے لئے نصابِ تعلیم کو استعمال کیا جس کے باعث صوبہ میں انتہا پسندی، عدم رواداری، عسکریت، فرقہ واریت بنیاد پرستی اور مذہبی جنونیت کو فروغ ملا۔ ہم ایسا نصاب چاہتے ہیں جس میں دیگر ممالک کے لئے محبت کا پیغام ہو۔⁵

پنجاب اسمبلی کے سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھ کا تعلق مسیحی برادری سے تھا جنہوں نے پنجاب اسمبلی میں پاکستان کی قرارداد کے حق میں اپنا فیصلہ گن ووٹ کاسٹ کر کے قیام پاکستان کو ممکن بنایا تھا۔ علاوہ ازیں تقسیم کے وقت مسیحی قیادت نے باؤنڈری کمیشن سے مطالبہ کیا تھا کہ مسیحیوں کو مسلمانوں کے ساتھ شمار کیا جائے۔

موجودہ تعلیمی نصاب کے اثرات

بھارت کے خلاف نفرت اور جنگی جنون کی آبیاری کے لئے درسی کتب کو ذریعہ بنانے کے لئے تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا گیا۔ پاکستانی معاشرے کو اس کی قیمت مذہبی جنونیت، انتہا پسندی، تنگ نظری اور لاقانونیت کی صورت چکانا پڑ رہی ہے۔ اگر نصابِ تعلیم کے باعث معاشرے کے رکن افراد یا برادریوں کے درمیان تفریق، منافرت اور اخراج کا عمل وقوع پذیر ہو تو ایسی تعلیم ناصرف اپنے شہریوں بلکہ عالمی امن کے لئے بھی خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔ فرض کریں کہ بادی النظر میں شہریوں میں پائے جانے والے رجحانات کسی ملک کے نصابِ تعلیم کے عکاس و ترجمان ہوتے ہیں تو آئیے عصری رجحانات کا جائزہ لیں۔

احتجاجی مظاہروں میں شریک افراد کا فوراً مشتعل ہو کر قومی املاک، بسوں، گاڑیوں اور دکانوں کو نذر آتش کرنا، امتحانات میں نقل کرنے سے منع کرنے پر اساتذہ کو تشدد کا نشانہ بنانا، وکلا کا پولیس و ججوں پر تشدد جیسے واقعات ہمارے قومی مزاج کا حصہ کیوں بن گئے ہیں؟⁶

قیام پاکستان کے وقت صوبہ خیبر پختونخواہ میں وادی تیرا، خیبر ایجنسی، مانسہرہ، ہنگو اور بنگر ام میں سکھ اور دیگر اقلیتی برادری کی بڑی تعداد رہائش پذیر تھی جس نے 1947ء میں پاکستان سے نقل مکانی نہیں کی تھی۔ البتہ گذشتہ دو دہائیوں میں ان علاقہ جات میں اقلیتوں سے جزیہ لینے، انوار ابرائے تاوان اور دیگر واقعات کے باعث ان لوگوں کی بڑی تعداد پشاور منتقل ہو چکی ہے۔⁷ لیکن مذہبی اقلیتوں کا انخلاء اور نقل مکانی پنجاب، سندھ، بلوچستان، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور قبائلی علاقہ جات سبھی جگہ پر ہوئی۔

گذشتہ تین دہائیوں میں جوان ہونے والی نسل نے سرکاری اسکولوں (اور مدرسوں سے) سے حاصل ہونے والی تعلیم میں سیکھا ہے کہ یہ ریاست صرف مسلمانوں کے لئے وجود میں آئی ہے۔

فوجی آمر جنرل ضیا الحق نے معاشرے کو مذہبی اور نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے لئے نصابِ تعلیم کو استعمال کیا جس کا نتیجہ صوبہ میں انتہا پسندی، عدم رواداری، عسکریت، فرقہ واریت بنیاد پرستی اور مذہبی جنونیت کی صورت نکلا ہے۔ ہم ایسا نصاب چاہتے ہیں جس میں دیگر ممالک کے لئے محبت کا پیغام ہو۔

پروفیسر فضل رحیم مرّوت

چیمبر مین ٹیکسٹ بک بورڈ، صوبہ خیبر پختونخواہ

مشاہدہ میں آیا ہے کہ دہشت گردی (بم دھماکہ یا خودکش بم دھماکہ) کے کسی واقعہ کے بعد سرکاری اہل کار ایک رٹا رٹا بیان دیتے ہیں ”اس کے پیچھے بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔“ چنانچہ بعض تنظیموں کی طرف سے واقعات کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود عوام اس کا ذمہ دار ”بیرونی سازش“ کو ہی گردانتے ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ موجودہ نصابِ تعلیم کے باعث عام شہری اس بات پر قائل ہے کہ غیر مسلم طاقتیں ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

راج قومی نصابِ تعلیم کے باعث پاکستانی شہری عدم برداشت، تشدد اور انتہا پسندی کے رویوں اور تہذیبی خود پسندی کا شکار ہیں۔ دنیا کے بارے اُن کا خیال ہے کہ ساری دنیا عقیدہ کی بنیاد پر اُن سے عناد رکھتی ہے۔ حصول مقصد کے لئے تشدد کی راہ اختیار کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں جس کے باعث معاشرے کے کمزور طبقات بالخصوص خواتین کے خلاف تشدد اور جنسی زیادتی جیسے واقعات ایک معمول بن چکے ہیں۔ عورت فاؤنڈیشن (غیر سرکاری تنظیم) کے مطابق گذشتہ سالوں کی نسبت 2009ء میں خواتین پر تشدد کے واقعات میں 13% اضافہ ہوا۔ رپورٹ کے مطابق 2011ء کے آخری 6 ماہ میں خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات پہلے 6 ماہ کی نسبت 2% زیادہ رپورٹ کئے گئے۔

درسی کتب میں مذہبی اقلیتوں اور دیگر اقوام کے خلاف نفرت انگیز مواد کے باعث شہریوں میں مذہبی جنونیت، خواتین، بچوں اور اقلیتوں کے خلاف پر تشدد رویوں کو تقویت ملی۔ اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے

والے کسی فرد یا پوری آبادی کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنانے کے واقعات میں اضافہ نصاب میں تبدیلی کے بعد ہوا۔ علاوہ ازیں پر تشدد کا رویوں میں مدارس اور سکولوں کے نوجوانوں کی بڑی تعداد کو استعمال کیا گیا۔ شانتی نگر، سانگلہ ہل، قصور اور گوجرہ وغیرہ میں اقلیتی برادری کے گھروں کو جلانے، لوٹنے، بے گناہ لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنانے، لوگوں کو زندہ جلانے، اُن کی عبادت گاہوں اور مقدس کتب کو نذر آتش کرنے جیسے افسوس ناک واقعات پیش آئے۔ نصابِ تعلیم مذہبی امتیازات اور سماجی تعصبات کے لئے قبولیت کا سبب بنتا گیا۔

نصابِ تعلیم کے ذریعے اکثریت مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو برتر جبکہ دیگر کم تر انسان بیان کیا گیا ہے۔ سرکاری اداروں میں بھرتی کے اشتہارات میں اس کا عملی مظاہرہ دیکھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر خاکروب کی خالی اسامی کی شرائط میں مندرجہ ذیل جملہ رقم ہوتا ہے ”اس اسامی پر غیر مسلم کو بھرتی کیا جائے گا“ (روزنامہ نوائے وقت 5 اپریل 2011ء)۔

2006ء میں تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کے باوجود پاکستانی تعلیمی نصاب میں ایسا مواد موجود ہے جس کو پڑھنے کے بعد ہمارے بچوں کا دنیا کے بارے نقطہ نظر ان خیالات پر مبنی ہوتا ہے ”ہندو غلط اور یہودی مکار ہوتے ہیں جبکہ مسیحی دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے صف آرا ہیں“۔ اگر طلباء کو پاکستان کی تاریخ کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کروایا جائے تو یہ عمل ملک میں بین المذہب ہم آہنگی اور سماجی تعلقات میں فروغ کا باعث بن سکتا ہے۔ درسی کتب میں تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں اقلیتوں کے کردار کا بیان شامل نہ ہونا ٹاپ کی غلطی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ طلباء قیام پاکستان میں اقلیتوں کے کردار کے بارے نہیں جانتے کہ:

☆ قرارداد پاکستان کا مسودہ سرفظیر اللہ خان نے تیار کیا تھا جن کا تعلق احمدی برادری سے تھا اور وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔

☆ محمد علی جناح کی ہدایت پر پاکستان کا پہلا قومی ترانہ پنڈت جگن ناتھ آزاد نے لکھا تھا جن کا تعلق ہندو برادری سے تھا۔

☆ پنجاب اسمبلی کے سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھ کا تعلق مسیحی برادری سے تھا جنہوں نے پنجاب اسمبلی میں پاکستان کی قرارداد کے حق میں اپنا فیصلہ گن ووٹ کا سٹ

کر کے قیام پاکستان کو ممکن بنایا تھا۔ علاوہ ازیں تقسیم کے وقت مسیحی قیادت نے باؤنڈری کمیشن سے مطالبہ کیا تھا کہ مسیحیوں کو مسلمانوں کے ساتھ شمار کیا جائے۔ مندرجہ بالا تاریخی حقائق کے باوجود جب اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والا بچہ اپنی نصابی کتاب میں یہ پڑھتا ہے کہ مسلمانوں نے بے بہا قربانیاں دے کر یہ ملک ”مسلمانوں کے لئے“ بنایا گیا تھا تو اُسے لگتا ہے کہ وہ ریاست میں اجنبی ہے۔ اُسے محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کے قیام میں اقلیتی برادریوں کا کوئی کردار نہیں تھا۔ دیگر مذاہب کے بارے میں منفرد تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلمان طلباء اقلیتی برادری کے طلباء کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اقلیتی برادری کے بچوں کی نشوونما پر اس کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔ وہ سبھی سبھی، خوف زدہ، اور دوسروں سے الگ تھلگ رہتے ہیں جس کے باعث وہ اپنی صلاحیتوں کا مکمل اظہار کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں اقلیتوں کے کردار کا بیان درسی کتب میں شامل نہ ہونا ٹائپ کی غلطی نہیں ہو سکتی

”اسلامیات لازمی“ اور ”اخلاقیات“ کے مضمرات

1975ء تک ہمارے ہاں اسلامیات کا مضمون لازمی نہیں تھا۔ تاہم بعد ازاں اسے لازمی قرار دے دیا گیا۔ غیر مسلم طلباء کی اکثریت اسلامیات بطور مضمون پڑھنے پر مجبور ہے۔ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر غیر مسلم طلباء کے لئے اسلامیات کے متبادل ”اخلاقیات“ کا مضمون غیر موثر اور غیر منطقی ہے۔

- غیر مسلم طلباء مذہبی تعصب سے بچنے کے لئے مجبوراً اسلامیات کے مضمون کا چناؤ کرتے ہیں۔
- غیر مسلم طلباء کا تکفیر کے الزامات کی زد میں آنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔
- دستور پاکستان کے آرٹیکل 22 کے مطابق ریاست میں کسی بچے کو وہ تعلیم نہیں دی جائے گی جو اُس کا عقیدہ نہیں ہے۔
- اخلاقیات کی کتب اسلامی نقطہ نظر سے لکھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔
- اخلاقیات کے مضمون کے چناؤ پر اقلیتی طلباء کو تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے علاوہ ازیں مارکیٹ میں اخلاقیات کی درسی کتب اور اسکولوں میں اساتذہ دستیاب نہیں ہوتے۔

اضافی نمبروں کی بحث

1992ء میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ایک پالیسی بنائی گئی جس کے تحت ہر حافظ قرآن رسمی و پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے 10 سے 20 اور سرکاری ملازمتوں میں بھرتی کے وقت 5 سے 10 اضافی نمبروں کا مستحق قرار دیا گیا۔ یہ درست ہے کہ اس کا فائدہ ہر مسلمان امیدوار کو نہیں ہوتا لیکن غیر مسلم امیدواروں کے لئے تو یہ پالیسی صریحاً امتیازی ہے چونکہ وہ اس رعایت کا کبھی فائدہ اٹھانے کے اہل نہیں ہونگے۔ اور اگر ہوں تو کیوں؟

اکتوبر 2008ء میں مسیحی رکن پنجاب اسمبلی خلیل طاہر سندھو نے ایک تحریک التواء کے ذریعے ایوان کی توجہ صوبہ پنجاب میں حافظ قرآن کے لئے 20 اضافی نمبروں کے معاملے پر دلائی اور مثبت اپروچ استعمال کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ غیر مسلم طلباء کے لئے بھی ایسی ہی متبادل پالیسی بنائی جائے تاکہ وہ بھی اپنے مذہبی علوم کے حوالہ سے اس رعایت کا فائدہ اٹھا سکیں۔ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹریٹ اور وزارت تعلیم کے دفاتر سے چکر کاٹ کر جب ایک خط آرچ بپ لارنس جان سلڈانہ اور بپ الیگزینڈر جان ملک کے پاس آیا تو انہوں نے بھی بروقت اور مثبت جواب دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ استحکام کے ساکرامنٹ تک ہونے والی تیاری اور مسیحی تعلیم کو مسیحی طلباء کے لئے حافظ قرآن کے مساوی قرار دیا جائے نیز کلیسیا میں اس ضمن میں ایک سرٹیفکیٹ جاری کر سکتی ہیں۔ لیکن دیگر اقلیتوں مثلاً ہندوؤں، سکھوں سے حکومت پنجاب نے پتا نہیں اس سلسلہ میں رابطہ بھی کیا یا نہیں۔

اس خط و کتابت کے چار سال بعد بھی اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ لہذا ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے ایک مسیحی نوجوان ہارون عارف کو نومبر 2011ء میں نمایاں نمبر حاصل کرنے کے باوجود ایم بی بی ایس میں داخلہ نہیں ملا تو اس نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُس نے لاہور ہائی کورٹ میں بائبل سکول کے تین سال کا سرٹیفکیٹ پیش

کر کے یہ درخواست کی کہ اسے بھی اضافی نمبروں کی رعایت دی جائے۔ مسیحی نوجوان کا میرٹ صرف تین نمبروں سے متاثر ہو رہا تھا جبکہ درجنوں امیدوار حفظ قرآن کی بنیاد پر 20 اضافی نمبروں کے مستحق قرار دیئے جا چکے تھے۔ لاہور ہائی کورٹ نے 3 جنوری 2012ء کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور وزارت صحت کو یہ ہدایت کی کہ ایک ماہ کے اندر سائل کو حق دینے سے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ یونیورسٹی اور وزارت صحت کی جانب سے عدم جواب پر ہارون عارف کو ایک مرتبہ پھر عدالت سے رجوع کرنا پڑا۔ لیکن آئین میں مساوی حقوق کی ضمانت کے برعکس اور اس واضح امتیاز کے باوجود ہارون عارف کو انصاف نہیں ملا۔ ہارون عارف اور اس جیسے کئی اقلیتی طلبہ میرٹ پر آنے کے باوجود اپنی پسندیدہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ 2011ء میں ایک ہندو طالب علم ساگر لدھانی کو تو ڈا میڈیکل کالج کراچی نے ایم بی بی ایس کے انٹری ٹیسٹ میں بٹھانے سے انکار کر دیا گیا تھا کہ اس نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم حاصل نہیں کی۔

2011 میں ایک ہندو طالب علم ساگر لدھانی کو ڈا میڈیکل کالج کراچی نے ایم بی بی ایس کے انٹری ٹیسٹ میں بٹھانے سے انکار کر دیا گیا کہ اُس نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔

پنجاب اور سندھ میں زیر استعمال نصابی کتب کا جائزہ

قومی کمیشن برائے امن و انصاف نے سندھ اور پنجاب میں سال 2012-13 کے لئے شائع کردہ سرکاری نصابی کتب کے مطالعہ کے بعد ان میں نفرت انگیز مواد کی نشان دہی کی ہے جس کا گوشوارہ بھی اشاعت کا حصہ ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں جماعت اول کی کتاب ”معلومات عامہ“ میں 30 اسباق میں سے ایک (3.33 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ جماعت پنجم کی معاشرتی علوم کی کتاب کے 11 اسباق میں سے 1 (18 فیصد) جبکہ اردو کے 33 اسباق میں سے 2 (6.06 فیصد) میں نفرت انگیز مواد شامل ہے۔ جماعت ششم کی تاریخ کی کتاب کے 15 اسباق میں سے 2 (20 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ جماعت ہفتم کی معاشرتی علوم کی کتاب کے 10 اسباق میں سے ایک (10 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ جماعت ہشتم کی اردو کی کتاب کے 43 اسباق میں سے 3 (6.9 فیصد) میں جبکہ اسی جماعت کی معاشرتی علوم کی کتاب کے 13 اسباق میں سے 4 (30.76 فیصد) اسباق میں نفرت انگیز مواد کی نشان دہی کی گئی ہے۔ جماعت نہم و دہم کے لئے اردو گرائمر کی کتاب کے 9 اسباق میں سے 3 (33.33 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ جماعت نہم کے لئے شائع کردہ مطالعہ پاکستان کی کتاب کے 14 ابواب میں سے 3 (75 فیصد) میں نفرت پر مبنی مواد ہے۔ جماعت دہم کی اردو (لازمی) کی کتاب کے 32 ابواب میں سے ایک (3.12 فیصد) جبکہ اسی جماعت کی مطالعہ پاکستان کی کتاب کے 10 ابواب میں سے 3 (30 فیصد) میں نفرت انگیز مواد شامل ہے۔ لہذا اگلے 204 اسباق میں سے 28 اسباق (13.7 فیصد) میں نفرت انگیز مواد موجود ہے۔

صوبہ سندھ میں 2012-13 کے لئے شائع کردہ کتب میں جماعت دوم کی اردو کی کتاب کے 39 اسباق میں سے ایک (2.6 فیصد)، جماعت پنجم کی اسلامیات کی کتاب کے 14 اسباق میں سے 3 (75 فیصد) جماعت ششم کی اسلامیات کی کتاب کے 5 اسباق میں سے ایک (20 فیصد) جبکہ اردو کے 33 اسباق میں سے 3 (9.09 فیصد) میں نفرت پر مبنی مواد شامل ہے۔ جماعت ہفتم کے لئے معاشرتی علوم کی کتاب کے 9 اسباق میں سے 2 (22.22 فیصد) جبکہ اسلامیات کی کتاب کے 5 اسباق میں سے 2 (40 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ جماعت ہشتم کی اردو کی کتاب کے 40 اسباق میں سے 7 (17.5 فیصد) جبکہ معاشرتی علوم کے 9 اسباق میں سے ایک (11.1 فیصد) میں نفرت پر مبنی مواد کی نشان دہی کی گئی۔ جماعت نہم و دہم کے لئے شائع کردہ اردو کی کتاب کے 25 اسباق میں سے ایک (4 فیصد) میں اور مطالعہ پاکستان کی کتاب کے 10 اسباق میں سے ایک (10 فیصد) میں نفرت انگیز مواد ہے۔ لہذا سندھ میں زیر استعمال کتب کے 179 اسباق میں سے 22 (12 فیصد) میں نفرت پر مبنی مواد شامل ہے۔

تعلیمی سال 2012-13 کے لئے

پنجاب پبلسٹیٹ بک بورڈ، لاہور، کی شائع کردہ درسی کتب میں نفرت انگیز مواد

مضمون: اردو قواعد و انشا تعلیمی سال 13 - 2012 ناشر: نیو کتابستان پبلسٹیٹ کمپنی، لاہور

جماعت: نہم و دہم

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
تاریخ پاکستان	77	21 - 22	انگریز اور ہندو دونوں مسلمانوں پر ظالم کے پہاڑ توڑ رہے تھے۔
مضمون نگاری (علامہ محمد اقبال)	80	20	کشمیر میں ہندوؤں کے ظلم و ستم نے مسلمانوں کو نہایت تنگ کر رکھا تھا۔
مضمون نگاری (قائد اعظم)	82	4	انگریز حکمران اور دشمن تھا۔ ساری ہندو قوم دشمن تھی۔
مضمون نگاری (پی ایم آزاد)	82	26 - 27	برصغیر پر انگریز کی حکومت تھی اور یہ حکومت اس نے مسلمانوں سے چھینی تھی۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتا تھا اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ اس کے ساتھ ہندوؤں کو شامہدی بھی انگریز کے دل میں مسلم دشمنی کے جذبات کو ہوادے رہا تھا۔
ایضاً	83	5	انگریز اور ہندو کے گلہ جوڑ سے مسلمانوں کی حالت بہت قابل رحم ہو چکی تھی۔
ایضاً	83	11	علامہ اقبال کے اس اعلان پر ہندو بہت بگڑے اور اسے شاعر کا خواب کہہ کر بھٹی اڑاتے رہے۔
ایضاً	83	13	ہندو بھنا گیا اور اس نے اپنی اعریت کے علاقوں میں مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔

نیو کیربینٹ پبلشرز

ناشر:

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: بہار اُردو

جماعت: دہم

نفرت انگیز نصابی مواد	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	سبق
لیکن جب کفر والی ادا پنا غالبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمان اس کے مقابلے کیلئے ڈٹ کر کھڑا ہوجاتا ہے۔ ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور پر تیسے اس قدر رائج ہو گئے تھے۔	1 - 3	7	نظریہ پاکستان
اسی زمانے میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کیلئے فڈھی کی تحریک شروع کی اور ان کو ختم کرنے کیلئے سنگھٹن کی تحریک بھی شروع کی۔	15 - 16	8	ایضاً
حقیقت یہ ہے کہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو جن میں ہر رنگ، اور مختلف جغرافیائی خطوں کے لوگ شامل تھے، ایک ایسی قوم کے ماتحت اقلیت بن کر رہنا منظور نہ تھا جو اسلامی قومیت کے برعکس ذات پات، چھوت پھات اور بت پرستی کے بندھنوں میں جکڑی ہوئی تھی۔	16 - 18	9	ایضاً
پاکستان قائم کرنے کا فیصلہ ہندوؤں کو بہت ناگوار گزارا۔ انہوں نے پوری کوشش کی کہ یہ مملکت قائم نہ ہونے پائے۔	2- 3	10	ایضاً

مؤامی کتاب گھر

ناشر:

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: مطالعہ پاکستان

جماعت: دہم

نفرت انگیز نصابی مواد	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	سبق
ہندوؤں کی تنگ نظری اور متعصب رویے نے جلد ہی علامہ اقبال کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔	17 - 18	2	پاکستان کی نظریاتی اساس
ان اقدامات سے ہندوؤں کے جوصلے بڑھ گئے اور وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔	8 - 10	5	ایضاً
ہندو زمینداروں کے خالما نذرو یہیے کے خلاف کسانوں کی حمایت کی۔	19 - 20	11	قیام پاکستان
مسلمان بحیثیت قوم اگر بیڑوں کی نفرت اور انتقامی کاروائیوں کا نشانہ بنے۔	25 & 1	11 - 12	ایضاً
ہندوؤں نے تنگ نظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دیا۔	14 - 15	14	ایضاً
ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کے مذہب پر پابندی لگانے کی کوششیں کیں۔ مسجدوں کے باہر شور مچا کر نا شروع کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر کے۔ سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ گاندھی کی مورقی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ہاتھوں پر تلک لگانے کو کہا جانے لگا۔ بندے ماترہ کا ترانہ لگانے کیلئے مجبور کیا گیا جس میں مسلمانوں کے خلاف ابھارا گیا تھا۔	4 - 7	16	ایضاً

ہندوؤں کو مسلمانوں کی آزادی ایک ملی نہ تھی۔۔۔ الہذا ہندوؤں نے تقسیم کی مخالفت کے ساتھ متبخ بنگال کا مطالبہ شروع کر دیا۔	12 - 13	19	ایضاً
مشرقی پاکستان میں تجارت و سرکار کی ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص مضموبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھارا ہے تھے۔	23 - 24	30	آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان
مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انہوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔	5 - 6	31	ایضاً

جی، ایف، ایچ، پیپلز

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: مطالعہ پاکستان

جماعت: نهم

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
پاکستان کی نظریاتی اساس	3	19 - 20	جب اگر بزرگ راج ختم ہونے لگا تو تصاف نظر آ رہا تھا کہ بزر صغیر پر ہندو اکثریت کی حکومت قائم ہو جائے گی اور مسلمان اگر بزرگوں کی عارضی غلامی سے نجات پا کر ہندوؤں کی دائمی غلامی کا شکار ہو جائیں گے۔
ایضاً	8	4	اگر بزرگوں نے تعصب اور مسلم دشمنی کے جذبہ کے تحت مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں خصوصاً فوج سے نکال دیا۔
ایضاً	8	7 - 8	اکثر مسلمانوں کی جاگیریں چھین گئیں ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور بعض مسلمان کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا۔
پاکستان کا قیام	20	18	مسلمان ہندو مت کے غلبے سے محفوظ ہونا چاہتے تھے۔
ایضاً	20	19	ہندو مت مسلسل اسلام کو دیگر ثقافتوں کی طرح اپنے اندر جذب کرنے کے درپے تھا۔
ایضاً	21	2 - 3	ذات پات، رنگ، نسل اور چھوت چھات کے ہندو معاشرے میں مسلمان باوقار زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ ہندو مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو کبھی بھی تیار نہ تھے۔
ایضاً	21	4 - 5	انیسویں صدی کے دوسرے نصف اور بیسویں صدی میں مسلمانوں کی زبان، ثقافت اور تہذیب کو ختم کرنے کی ہندوؤں کی کوششیں جاری رہیں۔
ایضاً	22	11 - 12	ہندو تہذیبین نے قرارداد کے خلاف اظہار رائے کرنا شروع کر دیا تاہم قرارداد کا مذاق اڑایا گیا تاکہ ہندوؤں نے بالخصوص قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قطعاً مسترد کر دیا۔

انہوں نے دونوں قوموں (مگر بیرون و ہندوؤں) کی سازشوں کا جال ختم کر دیا۔	21	46	ایضاً
ہندو بھارت جاتے ہوئے دفتر می ریکارڈ ٹائپ کر گئے۔	11 - 12	94	تاریخ پاکستان (حصہ اول)
بھارت پاکستان کو کمزور رکھنا چاہتا تھا تا کہ وہ بھارت کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے۔	9 - 10	95	ایضاً
بھارتی قیادت پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہی تھی۔	21	99	ایضاً
قیام پاکستان کے بعد بھارت میں ہندو قوم کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف شدید ہونہار کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات معمول بن چکے تھے۔	15 - 16	100	ایضاً
لیکن ہندو راجا کی بھارت سے ملی بھگت کی وجہ سے واوی کشمیر میں بھارتی افواج داخل ہو گئیں۔	20 - 21	102	ایضاً
پاکستان کا قیام ہندوؤں کی مرضی کے خلاف عمل میں آیا تھا اس لئے انہوں نے پاکستان کو بنا کر ہارنے کیلئے جارحانہ اقدامات شروع کر دیئے۔	4 - 6	114	ایضاً

مضمون: اردو تعلیمی سال 13 - 2012 ناشر: رباط پریٹرز جماعت: ہفتم

نفرت انگیز نصابی مواد	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
اگر وہ ایک مذہب ہوئے تو انگریزوں کے بعد انہیں ہندو سماج کی غلامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔	9	25	قائد اعظم اور اتحاد ملی
اگر ہمیں ترقی کرنی ہے تو ہمیں ذات پات، رنگ نسل اور اونچ نیچ کے ہندو نظریہ تصورات سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔	18 - 19	25	ایضاً
پاکستان کے مطالبے کا جذبہ محرک کیا تھا؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری تھی نہ انگریزوں کی چال۔	20 - 21	26	ایضاً
جب انہوں نے محسوس کیا کہ ہندو مسلمانوں کے تہذیبی و ثقافتی ورثے کو مسخ کرنے کے ورثے ہیں۔	10 - 11	43	علامہ اقبال اور تصور پاکستان
ہندوؤں نے قیام پاکستان کو دیوانے کا خواب اور بھندوب کی برقراری دیا اور ارداد لاہور کا محکمہ اڑاتے ہوئے اسے قرار داد پاکستان کا نام دیا۔	23 - 24	58	ایک عظیم دن

مضمون: معاشرتی علوم تعلیمی سال 13 - 2012 نامشر: عدنان بک ڈپو ہاشم جماعت: ہاشم

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت آگیز نصابی مواد
تحریک پاکستان	70	8	1857 کی جنگ آزادی ناکام ہوئی تو آگریزوں نے برصغیر کے مقامی باشندوں بالخصوص مسلمانوں سے زبردست انتقام لیا۔
ایضاً	70	11	لیکن ہندو اپنی عیاری سے آگریزوں کو سیہ با سیہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
ایضاً	70	24	آگریزوں نے تمام زمینیں ضبط کر لیں اور ہندوؤں کو دے دی۔
ایضاً	73	7	ہندو زمیندار اور سرکاری ملازم ان پر (مسلمانوں) ظلم ڈھاتے تھے۔
جنوبی ایشیا کے مسلمانوں میں سیاسی بیداری	77	15	گراں تحریک کے خاتمے کے بعد ہندوؤں کی مسلمان دشمنی پلٹ آئی۔
ایضاً	77	17	مسلمانوں کا زور توڑنے کیلئے ہندوؤں نے دو طرح کیں چلائیں جو شہرہ اور سنگھٹن کہلاتی ہیں۔
ایضاً	77	24	ہندوؤں کی انتہا پسند تحریکوں کی وجہ سے کلی سیاسی فضا بہت خراب ہو چکی تھی۔
ایضاً	79	21	وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی مسلم دشمنی ظاہر ہوتی جا رہی تھی۔
ایضاً	80	22 - 23	حکومت کی شرہ پر ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کو قتل اور ان کی املاک کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا۔
ایضاً	80	24 - 25	مسلم دشمن گیت بندے ماترم کو تو می ترانہ اور ادیا گیا۔ یہ ترانہ مسلم دشمنی اور بت پرستی کے تجیل پر مبنی تھا اور اس میں مسلمانوں سے نفرت کرنے کی تلقین تھی۔
قیام پاکستان کیلئے جدوجہد	83	17 - 18	ہندوؤں اور آگریزوں نے اس کے راستے میں جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کیں۔
ایضاً	84	7 - 8	ہندو اکثریتی صوبوں میں کانگریسوں نے بدامنی پھیلا دی۔ ریل کی پٹریاں اکھاڑ دیں، تارکات دیے اور متعدد عمارتوں کو آگ لگادی۔
اقوام متحدہ	95	11	دنیا کی مختلف غیر اقوام ہمیشہ سے مسلمانوں کی مخالف رہی ہیں۔

تعلیمی سال 13 - 2012 ناشر: لائٹنی کتب خانہ

مضمون: معاشرتی علوم

جماعت: ہفتم

نفرت آگیز نصابی مواد	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	سبق
کیونکہ وہ ذات پات کی بنیاد پر قائم ٹھہرہ ہندو معاشرے سے سخت تنگ تھے۔	9	12	اسلامی معاشرہ
کیونکہ عیسائی حکمرانوں کو مذہبی جنون رکھنے والے پادریوں نے اپنا شروع کر دیا تھا کہ صلیب کی حفاظت کیلئے مسلمانوں سے جنگ کرنا ضروری ہے۔	3 - 4	13	ایضاً
لیکن یورپ کی عیسائی حکومتوں اور خصوصاً پادریوں کے دلوں میں اسلامی سلطنت کے خلاف نفرت تھی۔ وہ اسلام کی قوت کو ختم کرنے کیلئے بے چین تھے۔ صلیبی جنگوں کی فوری جو عیسائی زائرین کی جھوٹی کہانیاں تھیں، جو عیسائی زائرین ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹتے تھے، وہ یورپ جا کر اپنے لٹنے کی داستانوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے اور مسلمانوں پر جھوٹے الزامات لگاتے۔ وہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے کہ اسلامی سلطنت میں عیسائیوں کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔	6 - 9	13	ایضاً
عیسائیوں نے ایک سازش کے ذریعے عالم الدین زنج کو شہید کر دیا۔	18 - 19	13	ایضاً

ناشر: کتابستان پبلشنگ کمپنی

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: تاریخ

جماعت: ششم

نفرت آگیز نصابی مواد	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
ہندو مت میں ذات پات کی تقسیم کی وجہ سے بہت سے معاشرتی مسائل پیدا ہو گئے۔	3 - 4	16	آریاؤں کا زمانہ
بدھ مت اور جین مت میں ہندو مت کے برعکس ’’اپنا‘‘ یعنی عدم تشدد کے اصول پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔	11	17	ایضاً

تعلیمی سال 13 - 2012 ناشر: پنجاب بک ڈپو

مضمون: اسلامیات

جماعت: پنجم

نفرت آگیز نصابی مواد	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
مسلمان ہندوؤں کی غلامی کو اگر بیزوں کی غلامی سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہندوؤں کی غلامی میں رہنا پسند نہیں کرتے۔	11 - 12	45	پاکستان ایک اسلامی ریاست
ہندوؤں نے بھی مسلمانوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچایا۔	21	45	ایضاً

ناشر: نگین بک سنٹر

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: معاشرتی علوم

پنجم: جماعت

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	سبق
ہندو بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے دیوی دیوتا ہیں جبکہ مسلمان ایک خدا کو انکھات کا خالق مانتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ ہندو مذہب نے انسانوں کو ذات پات کے ذریعے سے اعلیٰ اور کم تر درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہندو مذہب میں عورت کو کم تر سمجھا جاتا ہے۔	9 - 13	2	اسلامی جمہوریہ پاکستان
مسلمانوں کی ریتیں ان کے ہندو کارندوں کے پاس چلی گئیں۔	16	2	ایضاً
ہندوؤں نے قیام پاکستان کی شدید مخالفت کی۔	6	3	ایضاً
لیکن ہندوؤں نے پاکستان کا وجود مل سے تسلیم نہ کیا۔	7 - 8	3	ایضاً
کشمیر کے ہندو رااجا نے ہندوؤں سے مل کر سرائش کی اور ہندوستان سے الحاق کا معاہدہ کر لیا۔	17 - 18	3	ایضاً
اسلام دشمن طاقتیں ہر وقت دنیا سے اسلامی غلبہ کو ختم کرنے کے ورپے ہیں جس سے اسلام کے وجود کو خطرہ ہو سکتا ہے۔	3 - 4	6	ایضاً
ہندوؤں اور انگریزوں نے گٹھ جوڑ کیا اور مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے محروم کر دیا۔ انہیں کاروبار کے مواقع بھی بندینے گئے۔	2 - 4	83	سر سید احمد خان
ہندو مذہب بھی مسلمانوں کے سچے دوست نہیں بن سکتے۔	16	83	ایضاً

ناشر: پنجاب بک ڈپو

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: اردو

پنجم: جماعت

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	سبق
نفرت انگیز نصابی مواد	سطر نمبر		سبق
اس قرارداد کے منظور ہوتے ہی ہندوؤں نے مخالفت کا طوفان کھڑا کر دیا۔	15	19	قرارداد پاکستان

ناشر: اردو بک سٹال

تعلیمی سال 13 - 2012

مضمون: جنرل نالج

اول: جماعت

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	سبق
نفرت پونجی نصابی مواد	صفحہ نمبر		سبق
ہندو مندروں میں بٹوں کی پوجا کرتے ہیں۔	8	56	عبادت

صوبہ پنجاب میں 11-2009 اور 13-2012 کے لئے سرکاری اسکولوں میں زیر استعمال درسی کتب کا موازنہ 2012 میں نصابی کتب میں تبدیلی کی گئی تو توقع تھی کہ تعلیمی نصاب میں پائے جانے والے نفرت انگیز مواد کو خارج کیا جائے گا۔ تاہم شائع کی گئی نئی کتب میں نفرت انگیز مواد کو نا صرف برقرار رکھا گیا بلکہ اس میں اضافہ کر دیا گیا۔ 2009 میں پنجاب کی نصابی کتب میں 45 سطریں نفرت انگیز مواد پر مبنی تھیں تو 2012 میں ان کی تعداد 122 ہو گئی۔ جماعت نہم و دہم، ہشتم اور ہفتم کی اردو اور مطالعہ پاکستان کی کتب میں یہ اضافہ سب سے زیادہ تھا۔ 2009 میں زیر استعمال درسی کتب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی کم از کم 15 سطریں تھیں جو بعد ازاں بڑھا کر 86 کر دی گئیں۔ 2009 میں جماعت نہم و دہم کی اردو گرائمر و انشا پر دازی کی کتاب میں کوئی نفرت انگیز سبق نہیں تھا تاہم 2012 میں 13 اسباق میں نفرت انگیز مواد موجود ہے۔ جماعت نہم کی مطالعہ پاکستان کی کتاب جو 2009 میں نفرت انگیز مواد سے پاک تھی 2012 میں 3 نفرت انگیز اسباق لئے ہوئے ہے۔ جماعت ششم کی تاریخ کی کتاب جس میں 2009 میں نفرت انگیز مواد نہیں تھا 2012 میں ایک سبق میں نفرت انگیز مواد ہے۔ 2009 میں جماعت ہشتم کی معاشرتی علوم کی کتاب میں نفرت انگیز مواد نہیں تھا جبکہ اردو کی کتاب میں ایک سبق میں نفرت پر مبنی مواد تھا۔ 2012 میں جماعت ہشتم کی معاشرتی علوم کی کتاب میں نفرت پر مبنی 14 اسباق شامل کر دیئے گئے ہیں اور اردو کی کتاب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی اسباق کی تعداد 3 ہو گئی ہے۔

جماعت	مضمون	2009-11	2012-13
		نفرت انگیز مواد پر مبنی اسباق	نفرت انگیز مواد پر مبنی اسباق
دہم	اردو	01	01
	مطالعہ پاکستان	-	03
نہم	مطالعہ پاکستان	-	03
نہم و دہم	اردو گرائمر و انشا پر دازی	-	03
ہشتم	اردو	01	03
ہشتم	معاشرتی علوم	01	01
	اردو	-	07
ہفتم	معاشرتی علوم	03	02
	اسلامیات	02	-
ششم	معاشرتی علوم	03	-
	اردو	01	03
	اسلامیات	-	03
چہم	اسلامیات	-	03
	اردو	-	01
کل		12	33

تعلیمی سال 2012-13 کے لئے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو کی شائع کردہ دوسری کتب میں نفرت انگیز مواد

جماعت: دوسری مضمون: اردو کوڈ: 123 (سیریل نمبر 12940)

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
تائیداً عظیم	16	14	اگر یہ مسلمانوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتے تھے۔

جماعت: پنجم مضمون: اسلامیات کوڈ: 135

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
سنت نبوی کی اہمیت	10	14-16	اگر ہم حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے بچے نہ ہوتے تو دوسرے مذہب کے لوگوں کی طرح ہم بھی بھلک رہے ہوتے۔ مثال کے طور پر عیسائی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اتباع کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے، کیونکہ ان کے پاس کوئی سنت نہیں۔
میدین	15	3-4	عام طور پر دوسری قومیں ایسے تھواروں میں فضول باتوں میں مصروف رہتی ہیں۔ ان کے ہاں اللہ سے متعلق اور بندگی کا کوئی اظہار نہیں ہوتا۔
پاکستان ایک اسلامی ریاست	59	13-15	پاکستان بنانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں پیش کیں۔ اگر برصغیرت کے ظلم برداشت کیے۔ ہندوؤں نے بھی مسلمانوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچایا۔ تقسیم کے وقت لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

جماعت: مضمون: اسلامیات ششم کوڈ: 160 (سیریل نمبر 10106)

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
تختِ نبیر	26	2	یہودی اسلام کے دشمن تھے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔
ایضاً	26	9	نبیر میں رہنے والے یہودی اور دیگر اسلام دشمن لوگ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے تھے۔

کوڈ: 93 (سیریل نمبر 19173)

مضمون: اروو

ششم: جماعت

نفرت آگیز نصابی مواد	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	سبق
طلبہ کی اس مسلسل جدوجہد اور آگے بڑھنے کے جذبے کو ہندوؤں اور انگریزوں نے تشدد کے ذریعے زربانی چاہا اور کئی مسلمان طلبہ کو شہید بھی کیا۔	1-2	12	تحریک پاکستان اور طلبہ
کانفرنس کے دوران وہ متعصب ہندو رہنماؤں کے رویے سے اتنے رنجیدہ ہوئے کہ وطن واپسی کا ارادہ ترک کر دیا۔	4	22	عظیم بھائی کی عظیم بہن
اور ہندوؤں کے تسلط سے چھکارا حاصل کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔	6-7	22	ایضاً
قیام پاکستان کے بعد متعصب ہندوؤں نے بھارت میں مسلمانوں پر ہر طرح کے ظلم و ستم کا آغاز کر دیا۔	20	22	ایضاً
آہستہ آہستہ غیر مسلم قوموں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے سازش کر کے ان میں اختلاف پیدا کر دیا اور مسلمان الگ الگ ملکوں میں تقسیم ہو کر کمزور ہو گئے۔ اگست 1967 میں مسلمانوں کے قبائلی اول، ”مجبوراً قضا“ کو اسلام دشمن بیہودوں نے آگ لگا دی۔	11, 1, 3	39-40	اسلامی اتحاد

کوڈ: 24 (سیریل نمبر 8842)

مضمون: معاشرتی علوم

ششم: جماعت

نفرت آگیز نصابی مواد	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	سبق
یورپ کے عیسائیوں کے مذہبی پیشواؤں نے اپنے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور ان کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا نے جس کو پوپ کہتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف مذہبی جنگ کا اعلان کر دیا۔	1, 2, 3	13	اسلامی معاشرہ
انہوں نے یہاں کی مسلم آبادی پر بڑے وحشیانہ مظالم کئے، مسجدیں شہید کر دی گئیں اور مکانات کو آگ لگا دی گئی۔ ہر طرف لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ کئی کوچوں میں خون ہی خون نظر آنے لگا۔	6-8	13	ایضاً
مگر یورپ اور عیسائی حکومتوں کو یہ بات پسند نہ تھی۔ وہ اپنی جنگ نظری اور تعصب کے باعث اس صورتحال کو بدلنے کے لیے کوشاں رہتیں تھیں۔	3-4	16	مسلم دنیا اور نواز آبادیاتی نظام
مسلمانوں نے برطانوی تجویز کی سخت مخالفت کی مگر انگریزوں نے بیہودوں کے ساتھ ساز باز کر کے اسے بیہودوں کا وطن بنانے کا فیصلہ کر لیا۔	1-2	28	ایضاً
اس لیے غیر رول کے تسلط میں یا غیر مذہب کے ایسے افراد کے ساتھ رہتے ہوئے جو مسلمانوں سے مخالفانہ اور دشمنی کا رویہ رکھتے ہوں تعلیمات اسلامی کے مطابق زندگی گزارنا مشکل ہے۔	5-6	46	جدوجہد پاکستان (1947-1937)

اگر یزوں (برطانوی) نے ان سے اقتدار چھینا تھا اور انہوں نے مسلمانوں کو مٹا دینے اور نیست نابود کرنے کے لیے ہندوؤں کا تعاون کیا۔	8-10	46	ایضاً
جیکہ ہندوؤں کے ہاں سخت گیر ذات پات کی تقسیم پائی جاتی ہے۔ ایک تو ہمکے ہیرے دوسری تو ہمکے دشمن ہیں۔ ان کی فدا، لباس، بطور طریقہ، ہم دوران، روایات اور طرز زندگی میں سخت تضادات اور اختلافات ہیں۔	5-6	47	ایضاً
ہندوؤں نے برسر اقتدار آتے ہی مسلمانوں کے تہذیب و تمدن کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ اور زبان کو ختم کرنے کی پھر پھر کوشش کی گئی۔ مگر لیس پارٹی کا ترنگا جھنڈا زبردستی تمام سرکاری عمارتوں پر لہرایا گیا۔ نماز کے وقت مسجدوں کے سامنے بینڈ بجے جاتے بعض مقامات پر بے بس اور نپتے مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔	15-18	48	ایضاً
قرارداد پیش ہوتے ہی ہندو بولکھلا اٹھے۔ ہندو اخبارات اور رہنماؤں نے اس کی مخالفت میں ایری چوٹی کا زور لگایا اور قیام پاکستان تک مخالف رہے۔ ہندوؤں نے اگر یہ حکمرانوں پر زور دیا کہ وہ مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کو برسرِ مظلورت کریں اور برصغیر کو کسی قیمت پر تقسیم نہ کیا جائے۔	2-5	50	ایضاً

کوڈ: 1 (سیریل نمبر 2535)

مضمون: اسلامیات

جماعت: ہفتم

نفرت انگیز نصابی مواد	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
ہندو یوں نے اول روز ہی سے اسلام دشمنی سے کام لیا۔	2	18	اسوہ حسنہ
دنیا کے اکثر مذاہب اور دنیا کی بڑی بڑی مسادات کا دعویٰ تو بہت کرتی ہیں، لیکن اس پر عمل نہیں کرتیں۔ ہندوؤں میں ذات پات کی تیز سے سب واثف ہیں۔ جو شخص کسی شورو کے گھر پیدا ہو گیا، وہ اچھوت ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے بچا اور گھٹیا سمجھا جاتا ہے۔	12-14	38	مسادات

کوڈ: 135 (سیریل نمبر 1954)

مضمون: اردو

جماعت: ہفتم

نفرت انگیز نصابی مواد	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
ہندوؤں کے ساتھ رہنے والے کی وجہ سے ان کے بہت سے عقائد مٹا اور رسوم مسلمانوں نے بھی اپنالیں اور اسلامی تعلیمات سے دور ہونے لگے۔	11-13	13	تحریک پاکستان میں علماء کا تحریک

مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کی کوشش کی گئی۔ اسکول کے مسلمان بچوں کو مجبور کیا جاتا کہ وہ ہندوؤں کا قومی ترانہ ”بندے ماترم“ گائیں۔ اس میں بت پرستی کے خیالات تھے۔	14-16	23	قائد اعظمؒ اور ملی وحدت
ہندو نادپاراجا کرم کے مسلمانوں کو محکوم بنائے رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے ہندوؤں کے تعصب اور غرضی کے سبب انہیں سنجیدگی سے سوچنا پڑا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا ہونا ناگزیر ہے۔	20	23	ایضاً
باہمی تعصب اور منافرت کو ہوادینے کے لئے ہندوؤں نے زبان کو بھی مسئلہ بنا لیا۔	3	24	ایضاً
اب صرف انگریزوں سے چھٹکارا پایا مسلمانوں کے لیے حقیقی آزادی نہیں تھی۔ حقیقی آزادی تو یہ تھی کہ انگریزوں کے تسلط کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کی بالادستی سے بھی نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔	7-9	24	قائد اعظمؒ اور ملی وحدت
لیکن بھارت نے پاکستان کے وجود کو کبھی دل سے قبول نہیں کیا۔ یہاں سے انگریزوں کے جاتے ہی اس نے اپنی فوجی طاقت کے بل بوتے پر کئی اسلامی ریاستوں پر قبضہ جما لیا۔	1-2	38	یوم دفاع پاکستان
یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہندوستان پر انگریز حکومت کرتے تھے۔ انگریزوں نے چونکہ حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اس لیے وہ مسلمانوں کو ہر معاملے میں پیچھے رکھنا چاہتے تھے۔	17-19	41	سر سید کا پمپن
تنگ نظر ہندوؤں اور عیسائی انگریزوں نے اوگرکزیب پر ہندوؤں سے تعصب برتنے کے جو الزامات لگائے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔	8-9	46	مولانا شبلی نعمانی
آپ سوچتے ہو گئے کہ صیہونیت کیا ہے؟ یہ یہودیوں کی وہ عالمگیر تنظیم ہے جس کا مقصد عربوں کی ساری سرزمین پر قبضہ کرنا اور پھر کھیر فارم سے منسلح فارس تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت قائم کرنا ہے۔	4-6	51	فلسطین کی تحریک آزادی
ہندوؤں اور انگریزوں دونوں کی مشترکہ مخالفت کے باوجود مسلمانوں نے ایک آزاد ملک حاصل کر لیا۔	4-5	63	قومی سبھت
یہ الفاظ ہمارے دشمن ملک بھارت کے فوجی افسروں کے ہیں۔ (قومی تعصب)	6	65	کیپٹن کرنل شیر خان

جماعت: ہشتم مضمون: معاشرتی علوم کوڈ: 169 (سیریل نمبر 752)

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نفرت انگیز نصابی مواد
نظریہ پاکستان	97	7-8	سر سید احمد خان نے ہندوؤں کے تہذیباً زور دینے کے باعث سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کر کے نظریہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔
ایضاً	97	16-17	ہندو نسل پرست نہ صرف مسلمان بلکہ تمام غیر تواریک کو ماننا چاہتے ہیں اور اس نسل پرستانہ پالیسیوں کا نشانہ مسیحی اور دوسری اقلیتیں آئے دن بنتی رہتی ہیں۔
ایضاً	98	2-3	ان میں اگر بری اپنی سازشوں کی بدولت نہ صرف دوسری قوموں پر غالب آگئے بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کر کے بالآخر ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔
ایضاً	99	1-2	عیسائی پادریوں کا اثر و رسوخ بہت بڑھ گیا تھا وہ اپنی حکومت کی مدد سے کل عام اپنے مذہب کا پرچار کر رہے تھے۔ وہ شہروں اور دیہات میں جا کر آزادی سے جلسے کرتے، عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کرتے اور دوسرے مذہبوں کو برا کہتے۔
ایضاً	100	5-6	جنگ آزادی کے بعد اگر بیروں نے یہاں کے لوگوں سے خون چن کر بدلے لیے۔ اس جنگ میں سات ہزار اگر بڑا اور پانچ لاکھ ہندوستان فانی ارے گئے۔
ایضاً	100	7-8	اس لیے اگر بیروں نے ان سے انتقام لینے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔
ایضاً	100	11	اگر بڑا اور سکھ سپاہیوں نے عورتوں کی بے حرمتی کی اور محصوم بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔
ایضاً	100	14-15	بعض اگر بڑی اخباروں نے یہ بھی لکھا کہ مسجد کو گر جانا دیا جائے۔
ایضاً	101	19	لیکن حسب عادت ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ ہر جگہ بڑھو کا کیا۔
ایضاً	107	13-17	اقتدار اہاتھ میں آتے ہی گانگریسی وزارتوں نے ہندی کو بری کاری زبان کے طور پر راج کر دیا۔ اور زبان کے خلاف ایک زبردست ہم شہروع کر دی۔ اگرچہ اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان مگر گانگریسی کو اس سے پڑھتی۔ اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے اور قرآن کے حروف میں لکھی جاتی ہے۔ مسلمان اس کو رکھیں یا نہ رکھیں، یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ ”ہندے اترم“ کو قومی گیت قرار دیا گیا۔ اس گیت کے ایک ایک لفظ سے مسلمہ نشی ٹھیکتی تھی۔

جماعت: نهم اور دهم مضمون: اردو کوڈ: 1 سیریل نمبر (3464)

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
نظریہ پاکستان	41	3-7		نظریہ پاکستان
ایضاً	42	1-4		ایضاً
ایضاً	42	8-10		ایضاً
ایضاً	44	17-18		ایضاً

مضمون: مطالعہ پاکستان جماعت نهم و دهم اشاعت اپریل 2012

سبق	صفحہ نمبر	سطر نمبر	صفحہ نمبر	سبق
تعمیل پاکستان	15	14-15		تعمیل پاکستان
ایضاً	18	22		ایضاً
ایضاً	24	12		ایضاً
ایضاً	25	18		ایضاً
ایضاً	31	6		ایضاً
ایضاً	32	12		ایضاً
ایضاً	36	8-9		ایضاً

صوبہ سندھ میں 11-2009 اور 13-2012 کے لئے سرکاری اسکولوں میں زیر استعمال درسی کتب کا موازنہ

صوبہ سندھ میں سرکاری سکولوں میں زیر استعمال کتب کے جائزہ کے مطابق 2009ء میں اول تا دہم جماعت تک پڑھائی جانے والی درسی کتب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی اسباق کی کل تعداد 10 تھی جبکہ 2012ء میں ان اسباق کی تعداد 22 کر دی گئی ہے۔ 11-2009 میں جماعت پنجم کی اسلامیات اور اردو کی کتب نفرت انگیز مواد سے پاک تھیں تاہم 2012ء میں اسلامیات کی کتاب میں 3 جبکہ اردو کی کتاب میں ایک سبق میں نفرت انگیز مواد تھا۔ 11-2009 میں جماعت ششم کی معاشرتی علوم کی کتاب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی اسباق کی تعداد 3، اردو میں ایک جبکہ اسلامیات کی کتاب میں ایسا مواد نہیں تھا۔ 2012ء میں اسی جماعت کی معاشرتی علوم کی کتاب سے نفرت انگیز مواد خارج کر دیا گیا تاہم اردو کی کتاب میں نفرت پر مبنی اسباق کی تعداد 3 اور اسلامیات کی کتاب میں بھی 3 ہو گئی ہے۔ 11-2009 میں جماعت ہفتم کی معاشرتی علوم کی کتاب میں 3 اور اسلامیات کی کتاب میں 2 اسباق میں نفرت انگیز مواد تھا۔ 2012ء میں اسلامیات کی کتاب سے نفرت انگیز مواد خارج کر دیا گیا اور معاشرتی علوم کی کتاب میں 2 اسباق میں نفرت انگیز مواد ہے۔ 11-2009 میں جماعت ہشتم کی معاشرتی علوم کی کتاب میں ایک سبق میں نفرت انگیز مواد تھا جبکہ اردو کی کتاب ایسے مواد سے پاک تھی۔ 2012ء میں معاشرتی علوم کی کتاب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی ایک سبق برقرار رکھا گیا تاہم اردو کی کتاب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی 7 اسباق کا اضافہ کر دیا گیا۔ جماعت نہم و دہم کے لئے استعمال کی جانے والی مطالعہ پاکستان کی کتاب میں 11-2009 میں ایک سبق میں نفرت انگیز مواد تھا جو 2012ء میں برقرار ہے۔ 2012ء میں جماعت نہم و دہم کی اردو کی کتاب میں نفرت انگیز مواد پر مبنی ایک سبق شامل تھا جبکہ قبل ازیں 11-2009 میں اس مضمون میں ایسا مواد شامل نہیں تھا۔

جماعت	مضمون	2009-11	2012-13
نہم و دہم	مطالعہ پاکستان	01	01
	اردو	-	01
ہشتم	معاشرتی علوم	01	01
	اردو	-	07
ہفتم	معاشرتی علوم	03	02
	اسلامیات	02	-
ششم	معاشرتی علوم	03	-
	اردو	01	03
	اسلامیات	-	03
پنجم	اسلامیات	-	03
	اردو	-	01
کل		11	22

سفارشات

پاکستانی قوم کو پر امن اور ایک روشن خیال معاشرہ بنانے کے لئے ضروری ہوگا کہ درسی کتابوں کو ان مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے۔ قومی کمیشن برائے امن و انصاف تعلیم عامہ، معیاری نصاب و کتب نیز تعلیمی پالیسی کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل درآمد کی اپیل کرتا ہے۔

- 1- نصابِ تعلیم عالمی انسانی اقدار کے مطابق ہونا چاہیے چنانچہ مذہبی تنوع کا احترام اور تخیل مزاج معاشرے کی تشکیل تعلیمی پالیسی کا مقصد قرار دیا جائے۔
- 2- مذہبی تعلیم اسکول کی بجائے خاندان اور دینی اداروں کی ذمہ داری ہو لیکن اگر مذہبی تعلیم حاصل کرنا اکثریتی مذہب کے بچے کا استحقاق ہے تو یہ حق بلا تفریق مذہب و فرقہ تمام طلباء کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ چنانچہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 اور 22 پر عمل درآمد کرتے ہوئے اقلیتی مذاہب کے بچوں (ملک میں جن کی تعداد اندازاً 8 سے 10 لاکھ ہے) کے لئے اخلاقیات کے مضمون کی جگہ ان کے مذاہب کی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
- 3- نصابِ تعلیم میں مذہب، فرقے اور صنف کی بنیاد پر موجود تعصبات اور نفرت انگیز مواد کو خارج کیا جائے۔ تمام مذاہب کے لئے یکساں تعظیم و احترام ملحوظ خاطر رکھا جائے علاوہ ازیں اسباق میں دیگر مذاہب کا موازنہ و حوالہ دینے سے گریز کیا جائے۔
- 4- بچوں کو تاریخ کے حوالہ سے تعصبات کی تعلیم سے مکمل گریز کیا جائے نیز مذاہب کی تعلیمات اور تمام نکتہ ہائے نظر غیر جانبداری سے بیان کئے جائیں تاکہ طلباء میں متوازن رائے اور تاریخی شعور اجاگر ہو۔
- 5- دینی مضامین کو صرف دینیات کے مضمون میں پڑھایا جائے۔
- 6- قیام پاکستان کی جدوجہد میں مذہبی اقلیتوں کے کردار کو بیان کیا جائے نیز قومی ترقی میں اقلیتی افراد اور اداروں کی خدمات کا ذکر درسی کتب کا حصہ بنایا جائے۔
- 7- دینی تعلیم مثلاً حفظ قرآن کی بنیاد پر اضافی نمبروں کی رعایت کسی طور پر امتیازی سلوک نہ بنے اس لئے لازم ہوگا کہ یا اس رعایت کو ختم کیا جائے یا پھر دیگر مذاہب کے طلباء کے لئے دینی واقفیت کے معیارات مقرر کئے جائیں تاکہ وہ بھی ایسی رعایت کا فائدہ اٹھا سکیں۔
- 8- اس امر کے پیش نظر کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے کنونشن ”بچوں کے حقوق“ پر دستخط کر رکھے ہیں سکول میں سہولیات، اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی اداروں کے ماحول کے ضمن میں مرکزی اور صوبائی حکومتیں ہر قسم کے تعصبات کے خاتمے اور معیارِ تعلیم کو بلند کرنے کی غرض سے مالی اور تکنیکی وسائل بہم پہنچانے کے لئے تعلیم کے شعبہ کو ترجیحی اہمیت دیں۔

حوالہ جات

- (1). (History of Education Policy Making and Planning in Pakistan, By Kaiser Bengali ,Pages:326,27, 28)
- (2) <http://razarumi.com/2010/11/20myths-fables-and-lies-the-murder-of-history-in-pakistan/>
- (3). <http://crss.pk/downloads/Reports/Research-Reports/Curriculum-of-Hate.pdf>
- (4). <http://www.maverickpakistan.com/?p=6148>
- (5). <http://crss.pk/downloads/Reports/Research-Reports/Curriculum-of-Hate.pdf> (Page 32)
- (6). <http://tribune.com.pk/story/322370/violence-against-women-soars-in-punjab-report/>
- (7) <http://www.nation.com.pk/pakistan-news-newspaper-daily-english-online/national/15-Feb-2012/violence-against-women-touches-new-heights>
<http://www.hrcp-web.org/shownews.asp?id=41>
<http://tribune.com.pk/story/70326/orakzai-sikhs-picking-up-their-shattered-lives/>
http://www.sikhiwiki.org/index.php/Sikhs_persecuted_in_Pakistan
<http://pakistanhindupost.blogspot.com/2009/12/sikhs-hundus-and-christians-of-khuber.html>

اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کہ نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

علامہ اقبال

قومی کمیشن برائے امن و انصاف

ای۔ 64/اے، سٹریٹ نمبر 8 آفیسر زکالونی، والٹن روڈ لاہور، پاکستان۔

فون: +92-42-36668692 فیکس: +92-42-36655549

ای میل: ncjppakistan@gmail.com

ویب سائٹ: www.ncjp.org

